کرنا چاہیئے۔ ہندو اور امریکہ کی مکارانہ چالوں میں نہیں آنا چاہیئے۔ انشاءاللہ اب کشمیر کی مکمل آزادی دور کی بات نہیں، بہت جلد آزادی کا آفتاب کشمیر کی وادی کے افق پر طلوع ہونے والا ہے۔ اور ظلم وجبر کی سیاہ رات کی سحر قریب ہونے کو ہے۔ صرف ایک ضرب مومن کی ضرورت ہے۔ ؎

شب گریزاں ہوگی آخر جلوہ خورشید سے ۔۔۔ یہ چمن معمور ہوگا نغمہ توحید سے

کوسووسے سرب بھگوڑوں کا انخلاء اور نیٹو کی مزید ذمہ داریاں

الحمدللہ بالآخر مظلوم کوسوو کے مسلمانوں کے امتحان کی سخت گھڑیاں کم ہونے کو ہیں۔ ان کے وطن سے سرب افواج دم دبا کر بھاگ گئی ہیں۔ اور ان کے مذموم مقاصد پر اوس پڑ گئی ہے۔ مسلمان مہاجرین اپنے لٹے پٹے قافلوں سمیت اپنے زخم زخم وطن کی طرف روانہ ہورہے ہیں۔ اور کئی لاکھ مہاجرین نامساعد حالات کے باوجود کوسوو پہنچ گئے ہیں۔ وطن کی مٹی کی خوشبو انہیں اپنی جانب کھینچ رہی ہے۔ وہ مٹی جو شہیدوں کے خون سے سرخ اور مشکبار ہوچکی ہے۔ کوسوو نے سرب افواج سے چھٹکارا حاصل کرنے اور علم آزادی بلند کرنے کی بڑی قیمت چکائی ہے۔ اس نے اس مقصد کیلئے اپنے لاکھوں جگر گوشوں کی قربانی دی ہے۔ اور ابھی سرزمین کوسوو کی مکمل آزادی اور خودمختاری کا خواب پورا نہیں ہوسکا ہے۔ کیونکہ درمیان میں امریکہ اور نیٹو کا سازشی کردار آن پڑا ہے۔ گو کہ نیٹو نے بظاہر کوسوو کیلئے بہت کچھ کیا ہے لیکن درپردہ اس نے اپنے مقاصد اور دنیا کو یہ باور کرانے کی کوشش کی ہے کہ وہ عالمی امن کے علمبردار ہیں۔ لیکن ہم ان کے کردار کو تب ہی مانیں گے جب یہ کوسوو کو مکمل آزادی اور خودمختاری دیں اور سرب حکومت پر بھی اسی طرح بھاری پابندیاں عائد کریں جس طرح کہ عراق اور دیگر اسلامی ممالک پر اس نے عائد کی ہیں۔ اور بلغراد سے کوسوو کے نقصانات کا معاوضہ طلب کرے۔ ہم یہاں پر امریکہ کے اس اعلان کا خیر مقدم کرتے ہیں کہ اس نے خون خوار ملاسووچ کے سر کی قیمت پچاس لاکھ ڈالر مقرر کی ہے اگر عملی طور پر اس نے ملاسووچ اور اسکی حکومت کا محاسبہ کیا تو یہ اس کیلئے مفید ہوگا۔ ادھر بلغراد شکست کے زخم چاٹ رہا ہے اور کوسوو میں رہائش پذیر ہزاروں سرب باشندے مسلمانوں کے ردعمل کے خوف کی وجہ سے بلغراد کو بھاگ گئے ہیں۔ بلغراد میں سرب مہاجرین اور اپوزیشن جماعتیں ملاسووچ کے خلاف مستعفی ہونے کا مطالبہ

کرر ہے ہیں۔ ادھر کوسوو میں اقوام متحدہ کی تفتیشی ٹیموں کو بے شمار مسلمانوں کی اجتماعی قبریں ملی ہیں۔ جو مسلمانوں کی مظلومیت اور سرب افواج کی جارحیت کی منہ بولتی تصویریں ہیں۔ نیٹو کا اصل امتحان اب شروع ہونے والا ہے۔ کہ وہ مظلوموں کی کہاں تک دادرسی کرتا ہے۔

کیا دینی مدارس کی تعطیلات کے نظام میں تبدیلی ممکن ہے ؟

الحمدللہ دینی مدارس دن رات ایک کر کے ملک وملت کی رہنمائی کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ انہیں مدارس کے طفیل برصغیر کو آزادی نصیب ہوئی اور انہی کی بدولت کمیونزم کے نظام اور سوویت یونین کو شکست فاش ہوئی۔ اب امریکہ و مغرب ان مدارس کے بڑھتے ہوئے کردار سے لرزاں ہے۔ اگر دینی مدارس موجودہ حالات میں اپنے نصاب ونظام میں صرف چند تبدیلیاں لائیں تو اس کے انشاء اللہ خاطر خواہ نتائج بر آمد ہونگے۔ دینی مدارس کے نصاب کے بارے میں ایک لمبی بحث کی ضرورت ہے لیکن اس وقت ہم طلبہ اور اکثر علماء حضرات کا یہ دیرینہ مطالبہ ارباب وفاق المدارس اور مہتمین حضرات کے سامنے پیش کرتے ہیں کہ اگر شعبان اور رمضان کے بجائے جون جولائی میں مدارس کی تعطیلات کرائی جائیں تو یہ فیصلہ بہت ہی مفید اور کار آمد ہوگا۔ گو کہ اس وقت ہمارے بزرگوں نے حالات کے پیش نظر ایسا فیصلہ کیا تھا مگر اب موجودہ دور میں جہاں اور بھی بہت سی تبدیلیاں آئی ہیں وہاں موسمی اثرات میں بھی روزبروز اور سال بہ سال ماحولیات کی آلودگی کے باعث حدت میں اضافہ ہورہا ہے۔ اور ویسے بھی شعبان اور رمضان میں تمام مدارس میں دورہ تفسیر اور صرف ونحو اور دیگر فنون کے دورے جاری رہتے ہیں۔ ہمارا مشاہدہ ہے کہ تعلیمی سال کی نسبت ان دو مہینوں میں زیادہ یکسوئی کے ساتھ پڑھائی کیجاتی ہے پھر اس ناقابل برداشت گرمی میں اساتذہ اور طلبہ دونوں کی حالت زار قابل دید ہوتی ہے۔ اور سب سے بڑا مسئلہ ان دو تین ماہ میں بجلی کے ناقابل تصور لاکھوں روپے کے بلوں کا بھی ہوتا ہے۔ کاش ہماری یہ معمولی گذارش ارباب اختیار کے ہاں درخور اعتناء سمجھی جائے۔